47996 ـ دینی گانوں کا حکم، اور گاڑیوں اور دوکانوں میں گانے سننا

سوال

غزلیں گانے اور گانے سننے کا حکم کیا ہے ؟

اور اگر یہ حرام ہیں تو دینی گانے سننے کا حکم کیا ہو گا ؟

اور بغیر ارادہ و قصد مثلا بس یا دوکان وغیرہ میں گانے سننے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر گانے میں موسیقی استعمال کی گئی ہو گانا اور سننا حرام ہے چاہیے یہ مرد کی جانب سے ہو یا عورت کی جانب سے، اس میں صرف مستثنی وہی ہے جو عید اور شادی بیاہ یا کسی کے سفر سے واپس آنے کے موقع پر صرف عورتوں کی جانب سے دف بجا کر اشعار پڑھے گئے ہوں، اس کی تفصیل سوال نمبر (5000) اور (20406) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے.

رہا مسئلہ دینی گانے اور اشعار کا اگر تو اس میں موسیقی استعمال کی گئی ہو، یا یہ عورت پڑھے اور مرد سنیں تو یہ حرام ہے، اور اس حالت میں انہیں دینی گانے کا نام دینا کسی چیز کو اسے کوئی اور نام دیکر دھوکہ و فراڈ میں شامل ہوتا ہے تا کہ لوگ اسے قبول کر لیں، اور یہ گانے دینی کس طرح بن سکتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کیا ہے ؟!

لیکن اگر اس میں موسیقی نہ ہو، اور نہ ہی اس میں عشق و محبت کے اشعار شامل ہوں بلکہ مفید اور جائز کلام کی گئی ہو، اور پڑھنے والا مرد ہو تو پھر جائز ہونگے، لیکن پھر بھی کثرت سے انہیں سننا نہیں چاہیے.

اسلامی اشعار اور نظموں اور ترانے کے متعلق مستقل فتوی کمیٹی نے ایك تفصیلی فتوی جاری کیا ہے، جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

" موجودہ شکل میں پائے جانے والے گانوں کی حرمت کے متعلق آپ نے جو حکم لگایا ہے اس میں آپ سچے ہیں، کیونکہ یہ گانے گری اور ساقط قسم کی کلام پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں کوئی خیر نہیں، بلکہ اس میں لہو اور جنسی خواہشات کو ابھار ملتا ہے، اور اسے سننے والا شخص شر میں مبتلا ہو جاتا ہے، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی رضا و خوشنودی کے عمل کرنے کی توفیق بخشے.

آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ان گانوں کے عوض میں اسلامی نظمیں اور ترانے سن لیں، جو حکمت اور پند و نصائح اور عبرت پر مشتمل ہوں، اور دینی غیرت و حمیت کو ابھاریں، اور اسلامی خیالات پیدا کریں، اور شر اور اس کے اسباب سے نفرت دلائیں، تا کہ اسلامی ترانے اور نظمیں پڑھنے اور سننے والے کو اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف بلائے، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی اور اس کی حدود سے تجاوز نفرت پیدا کر کے اس کی شریعت اور جہاد فی سبیل اللہ کی پناہ کی طرف لے جائے.

لیکن وہ ان نظموں اور ترانے کی سماعت کو اپنی عادت نہ بنا لے کہ وہ مسلسل اسے ہی سنتا رہے، بلکہ وہ انہیں مختلف مواقع اور وقتا فوقتا سنے جب ضرورت پیش آئے مثلا شادی بیاہ کے موقع پر، یا پھر جہاد کے سفر کے موقع وغیرہ پر، اور نفس کو خیر و بھلائی کے کاموں پر ابھارنے کے وقت، اور جب نفس کسی شر و برائی پر آمادہ ہو رہا ہو اس وقت اسے اس شر سے نفرت دلانے اور روکنے کے لیے.

لیکن اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز تو یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعائیں اور اذکار پڑھ لے، کیونکہ نفس کے لیے یہ زیادہ پاکیزہ اور طاہر ہے، اور اس میں ہی اطمنان قلب اور شرح صدر ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ نے بہتر اور اچھی ترین کلام نازل کی ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی ہے، بار بار دہرائی ہوئی آيتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی جسم نرم پڑ جاتے ہیں، اور دل اللہ تعالی کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے اللہ تعالی ہدایت دیتا ہے، اور جس کو اللہ تعالی گمراہ کر دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں الزمر (23).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى كچھ اسطرح ہے:

جو لوگ ایماندار ہیں ان کے دل اللہ تعالی کے ذکر اور یاد سے مطمئن ہوتے ہیں، خبردار اللہ تعالی کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمنان حاصل ہوتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے خوشخبری ہے اور ان بہتر ٹھکانا ہے الرعد (28 ـ 29).

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت اور عادت تو یہ تھی کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ کرتے اور اس پر عمل کرتے، اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع مثلا خندق کھودتے وقت اور مسجد بناتے وقت، اور میدان جہاد کی طرف جاتے ہوئے اسلامی اشعار بھی پڑھا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسے اپنی علامت اورشعار نہیں بنایا تھا، کہ یہی ان کا اہم کام ہو، اور وہ اسی کا خیال کریں، لیکن یہ چیز اس میں شامل تھی جس سے

وہ راحت حاصل کرتے، اور اپنے جذبات ابھارتے تھے.

رہا ڈھول اور طبل اور دوسرے گانے بجانے کے آلات تو ان نظموں اور اشعار میں ان آلات میں سے کسی بھی آلہ کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا.

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (4 / 532).

رہا مسئلہ بغیر قصد و ارادہ کے موسیقی اور گانے سننا، مثلا اگر کوئی شخص کسی دوکان پر جائے تو وہاں گانے لگے ہوں اور وہ اس میں دھیان نہ دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ سننا حرام ہے، نہ کہ اس کی آواز بغیر ارادہ و قصد کے کان میں پڑنا، لیکن انسان کو چاہیے کہ وہ اسے اس برائی سے روکنے کی کوشش کرے، اور اسے نصیحت کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ بغیر قصد و ارادہ کے سننا، مثلا کوئی شخص راہ چل رہا ہو تو کسی دوکان یا گاڑی میں موسیقی لگی ہو اور وہ اس کے کان میں پڑ جائے، یا اگر کسی کے گھر میں جائے تو وہاں پڑوسیوں کے گھر سے موسیقی کی آواز آ رہی ہو اور وہ اس کے کان میں پڑ جائے لیکن وہ سننا نہیں چاہتا تو یہ اس معاملہ مغلوب شخص ہے، اس پر گناہ نہیں، لیکن اسے چاہیے کہ وہ حکمت و دانائی اور بہتر نصیحت کے ساتھ اس برائی کو روکے، اور حتی الامکان اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اور اپنی طاقت میں رہتے ہوئے اس کام کو کرے، کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (4 / 389).

واللہ اعلم .